پروفیسر محمد حمزہ نعیم

علمائے کرام، حجاج کرام اور اہل علم حضرات کے نام ایک کھلا خط

چند سال قبل بندہ لاہور سے براستہ جھنگ اپنے گاؤں واپس جا رہا تھا۔ جھنگ اترا، نماز عصر میں تھوڑا وقت باقی تھا، مشہور اسٹیشن چوک کے متصل جی ٹی ایس کی مسجد میں نماز عصر ادا کرنے کے لئے داخل ہوا۔ جلدی سے وضو کیا۔ دو فرض (قصر کے) ادا کئے اور نماز مغرب کے لئے انتظار میں بیٹھ گیا۔ اچانک ایک بزرگ صورت نمازی تیزی سے مسجد میں آیا۔ میں نے اسے آواز دے کر کہا بھائی ذرا جلدی کر لو، سورج غروب ہونے میں چند منٹ باقی ہیں۔ اس نے کہا کہ "میں تو نماز مغرب ادا کرنے آیا ہوں"۔ میں نے کہا "پھر آٹھ دس منٹ ٹھہر جاؤ" کہنے لگا "پھر تو میری بس نکل جائے گی۔ (سورج غروب ہو یا نہ) میں تو ابھی نماز مغرب ادا کروں گا" اور اس نے نماز ادا کر لی۔ ادا ہوئی یا نہ، یہ الگ بات ہے اس شریف نمازی کے جواب پر مجھے دکھ بھی ہوا اور حیرت بھی کہ غروب سے پہلے نماز مغرب کیسے ادا ہو جائے گی؟ میں اپنی تھوڑی سی علمی حیثیت کے باوجود اسے سمجھا نہ سکا۔

یہ سنی سنائی کہانی نہیں، میری ذات کے ساتھ پیش آنے والی حقیقت ہے اور یہی ہے اور یہی کچھ کیفیت ان جدت پسند، امریکہ و یورپ کو ترقی یافتہ سمجھ کر مذہبی شعائر میں بھی ان کی پیروی کرنے والوں کی ہے۔ صدیوں پہلے ہندوؤں کا ایک قمری نظام رؤیت تھا جسے وہ اوماوس کہتے ہیں یعنی جب بھی کسی بھی درجہ فلک پر سورج اور چاند اکٹھے ہوتے ہیں عین اس لمحہ کو یا اس ایک سیکنڈ بعد والے لمحہ کو وہ بقول خود اوماوس کا سعد ترین وقت قرار دیتے ہیں اس سے اگلے روز کو وہ دوج گننا یعنی دوسری رات ہونا شمار کرتے ہیں اسی اجتماع شمس و قمر کو جدید سائنسی زبان میں امریکہ اور یورپ والوں نے نیو مون (New Moon) کہ دیا۔ اگرچہ انہی کے کہنے کے مطابق نیو مون 30 اور 20 گھنٹے کے بعد درمیان نظر آنے کے قابل ہوتا ہے اس سے پہلے وہ سورج کی شعاعوں کی زد میں ہونے کی بنا پر نظر آ نہیں سکتا مگر وہ لوگ بھی اسے نیو مون یعنی اول چاند قرار دیتے ہیں ان کی دیکھا دیکھی بہ ظاہر ترقی پسند مسلمان دیگر امور میں تو ان کے پیچھے چلنا فخر سمجھتے ہی تھے، اس جدت پسند مذہبی طبقہ نے چاند کی رؤیت میں بھی انہی کو اپنا معیار قرار دے لیا۔ حالانکہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم واضح طور پر آنکھوں دیکھے چاند کو پہلی شب اور آغاز ماہ فرما گئے خیر القرون اور سلف صالحین کی مثالیں اور اجماع امت اس پر گواہ ہے۔ فرمان فیض نشان کہ رؤیت (عینی) پر روزہ رکھو اور رویت (عینی) پر عید کرو اور صاف مطلع ہو تو جم غفیر کی گواہی کتابوں میں لکھی ہے یعنی اتنے لوگوں کا چاند دیکھنا ثابت ہو جن کو جھوٹا کہنا خلاف عقل ہو۔ مگر یہ باتیں اب کہاں ہیں عرب ممالک میں جم غفیر کی گواہی کون پوچھتا ہے بس چند آدمیوں کی شہادت کا سہارا لے لیا جاتا ہے اور اسے شہادت کہ دیتے ہیں تو یہ علمی یا حکمی چاند کی گواہی ہوتی ہے عینی رؤیت کی (شہادت) ہرگز نہیں ہوتی۔ پوچھتا بھیا آج تو مغرب کا قریب ہی سورج گرہن ہے چاند نظر آ ہی نہیں سکتا کہنے لگے تمہیں کیا پتا دوسری بستی میں چاند نظر آ گیا ہے اور اتفاق سے جب دوسری بستی کے لوگ بھی آموجود ہوئے ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا ہمارے ہاں تو نظر نہیں آیا ہم سے اگلی بستی میں نظر آیا ہے اور اسی طرح...... گویا یہ اگلی بستی اگلے جہان کی بستی ہے جہاں چاند نظر آیا ہے کیونکہ گرہن کے دن اور پھر صاف مطلع میں یہاں تو چاند نظر آیا نہیں، آسکتا نہیں۔ (یہ واقعہ یا تجربہ بندہ کاتب سطور کے ساتھ چار

سدہ شہر اور اس کے نواح میں پیش آیا) تاہم ہمیں کسی کی نیک نیتی پر قطعاً کوئی شک نہیں اس کے ساتھ ہی مردان کے ضلع خطیب جناب سید مولانا عبدالرؤف شاہ صاحب کا ایک بیان روزنامہ "انصاف" لاہور میں ۲۶ جنوری ۲۰۰۰ کو شائع ہوا ہے انہوں نے فرمایا آئے روز اختلافات کا حل یہ ہے کہ علمائے سرحد کی تجویز کے پیش نظر سعودی عرب کی زمین پر دیکھا جانے والا چاند پاکستان میں بھی تسلیم کیا جائے۔ ہمیں بہت خوشی ہوئی محترم شاہ صاحب نے اتحاد امت کے لئے ایک اچھی تجویز دی ہے۔ بندہ کی بھی خواہش ہے۔ کہ ہر ممکن حد تک پورے عالم اسلام میں ایک ہی دن روزہ، عیدین اور قربانی عمل میں لائی جائے علمائے سرحد نیک نیتی کے ساتھ ساتھ عقیدہ و عمل کی پختگی میں دیگر علمائے اسلام سے کچھ زیادہ ہی ہوں گے۔ اور مکہ مکرمہ مدینہ منورہ بلکہ پورا حجاز مقدس ہمارا مرکز ہے۔ دیگر تمام علماء اسلام کو رسوخ و عمل ان سے ضرور مدد اور رہنمائی مل سکتی ہے۔ تاہم ان سے بھی استدعا ہے کہ وہ سعودی و مصری علماء کی مدد بھی کریں، صرف وہاں کی خبر اور وہاں کی شہادت کو حرف آخر نہ سمجھ لیں۔ بیشک علمائے عرب ہمارے معرفہ و معظم ہیں۔ مگر کیا سورج غروب ہونے سے پہلے موثق شہادتیں آجائیں کہ سورج غروب ہو چکا تو ہم نماز مغرب ادا کر لیں گے چاہے سورج کی ٹکیہ سامنے موجود ہو۔ اس لئے کہ شہادتیں آچکیں ہیں محترم علماء کرام، حنبلی مذہب میں تو قبل دوپہر جمعہ درست اور جائز ہے وہاں حرم محترم ہیں (چیک کیجئے، ہم نے چیک کیا ہے) نماز ظہر کئی بار دو تین منٹ قبل زوال پڑھا دی جاتی ہے۔ مگر امام اعظم رحمہ اللہ کے مذہب میں نہ قبل زوال نماز جمعہ درست اور جائز ہے، نہ عینی رؤیت کے بغیر روزہ اور عید.....حساب و ریاضی علم غیب کا نام نہیں، جب علم ریاضی اور علم حساب بتا رہے ہیں۔ کہ ابھی زوال نہیں ہوا، ہماری نماز تو نہ ہوگی، بس نکل جانے کا ڈر ہو پھر بھی غروب سے پہلے مغرب کی اور زوال سے پہلے ظہر کی نماز نہ ہوگی۔ گرہن والے دن ہلال ممکن ہی نہیں چہ جائیکہ چاند کی پیدائش سے بھی پہلے چاند رات کا اعلان کر دی جائے یا شہادتوں کو قبول کر لیا جائے۔ نکاح ہوا ہی نہیں، ایک مدعی پانچ چار گواہ پیش کر دے کہ مدعا علیہا میری منکوحہ ہے تو اس سے فریقین ایک دوسرے کے رفیق حیات تو قرار نہ پائیں گے۔ اے علمائے کرام، اے علمائے سرحد، اللہ کریم آپ کو دین متین کی خدمات وافر کی توفیق مزید عطا فرمائے.....اگر متوقع تاریخ کو آپ خود بھی چاند دیکھنے کا اہتمام فرمادیں اور اپنے نمائندے سعودی عرب میں بصورت حجاج وزائرین بھجوائیں اور ان کو حلف دیکر بھجوائیں کہ وہ چاند کو خود اپنی آنکھوں سے دیکھنے کی کوشش کریں گے۔ اور واپسی پر یاد بیں سے آپ حضرات کو بذریعہ فون وغیرہ چاند دیکھے جانے کی تاریخ بتائیں گے۔ یقیناً ایسا اہتمام کرنے سے کہ علماء حضرات خود اپنی آنکھ سے چاند دیکھنے کی کوشش فرمائیں اس سے ان کے وقار اور شان میں کوئی کمی نہیں آئے گی۔ بلکہ حق ڈھونڈنے کے لئے کاوشوں پر ان کو اجر عظیم ملے گا۔ ہمارا تجربہ (مکہ اور مدینہ میں) اور یقین ہے کہ وہاں رؤیت نہیں ہوتی بلکہ علمی چاند پر شہادت لے لی جاتی ہے اور اسی پر چاند رات کا حکم لگا دیا جاتا ہے۔ پھر اسی علمی چاند کی پہلی رات کو ہمارے صوبہ سرحد کے بعض مخلص قبائل بھی چاند رات شمار کر لیتے ہیں۔ مگر کیا علمی چاند مدت پر تراویح، روزہ، عید، قربانی اور حج کے اعمال کا مدار درست ہے؟ بینوا، توجروا اگر ہمیں غلطی ہے تو ہمیں مطلع کیجیے ہمارا چیلنج قبول کیجیے ایک نقشہ سولہ سال کا ہمراہ حاضر ہے اس میں دی گئی تاریخوں کو ہی چاند دیکھا جا سکے گا باقی سب دعوے، صرف دعوت اور ان کی شہادت علمی چاند کی شہادت ہوگی عینی رؤیت نہ ہو سکے گی۔ کاش ہمارے علمائے اسلام زادھم اللہ شرفاً و تعظیماً مل بیٹھ کر اس بات کو طے کریں اور سنت سلف صالحین پر عمل کروائیں چاند پر صرف گواہی نہ لی جائے بالاصرار عرض ہے کہ خود دیکھا جائے اور ڈھونڈا جائے۔

سعودیہ کے پہاڑوں اور میدانوں میں بھی اور پاکستان کے پہاڑوں اور میدانوں بھی پھر اگر حجاز مقدس کے کسی بھی مقام پر چاند رویت میں آجاتا ہے تو پوری دنیا میں امریکہ سے آخری ساحلوں سے مشرق بعید کے آخری کناروں تک پر اس کا اطلاق کروائیے ہمیں خوشی ہو گی کہ اقوام متحدہ اسلامیہ کی کوئی تو شکل سامنے آئے گی۔ آخر میں پھر اس عرض کو دہراؤں گا کہ رویت علمی یا حکمی چاند رات نہیں، رویت عینی آنکھوں دیکھی چاند رات ہو۔

اب تھوڑا سا حساب بھی دیکھ لیجئے۔ ۲۵، ۲۶ نومبر ۲۰۰۰ء کی درمیان رات چاند پیدا ہی نہیں ہوا، قبل صبح سوا چار بجے پیدا ہوگا تو ۲۵ کی شام چاند ڈھونڈنا اور پالینا ناممکن ہے اگر کوئی شخص شہادت لائے تو وہ شہادت کا ذب ہو گی پھر ۲۶ نومبر کی شام چاند کی عمر ۱/۲ ۱۳ گھنٹے ہو گی جو ناقابل رویت ہے بیس گھنٹے سے کم عمر کا چاند نظر آنا ممکن نہیں، نہ سعودی عرب میں، نہ مصر میں، نہ مراکش میں چاند ۲۷ نومبر کی شام نظر آئے گا اور تراویح شروع ہو جائیں گی پہلا روزہ ۲۸ نومبر کو ہوگا۔ پھر ۲۵ دسمبر کی رات ساڑھے دس بجے کے قریب نیا چاند پیدا ہوگا۔ ۲۵ دسمبر کی شام پیدا ہی نہیں ہوا علم یا تصور کی آنکھ سے تو اسے دیکھ سکتے ہیں۔ جسم کی آنکھ سے تو ۲۶ دسمبر کی شام بھی ناممکن ہم حیران ہیں کہ چاند ابھی پچھلے ماہ کی آخری مسافتیں طے کر رہا ہے۔ سعودی عرب میں ۲۵ کی شام کیسے نظر آسکتا ہے (مگر اعلان ہو جائے گا) ۲۷ دسمبر ۲۰۰۰ چاند کی رویت ہو گی۔ اور مرکزی رویت حلال کمیٹی پاکستان اسی کا اعلان کرے گی۔ ۲۸ دسمبر ۲۰۰ یوم عیدالفطر ہو گا۔ اس کے بعد ۲۵ جنوری ۲۰۰۱ کی شام سے پہلے چاند ذی قعدہ نظر نہیں آسکتا ۲۶ جنوری کو اول ذی قعدہ ہو گی۔ ذی الحجہ کا چاند ۲۴ فروری ۲۰۰۱ کی شام ۲۹ گھنٹے ۱۵ منٹ کی عمر میں نظر آئے گا اور ۲۵ فروری ۲۰۰۱ کو اول یوم ذی الحجہ ۱۴۲۱ھ ہوگا۔ ۲۳ فروری کی شام چاند کی عمر صرف سوا پانچ گھنٹے ہو گی اتنی چھوٹی عمر کا چاند کوئی انسان زادہ تو نہیں دیکھ سکتا، نہ کھلی آنکھ سے، نہ آلات سے مگر عملی چاند نیومون تھیوری کے تحت ۲۳ فروری کی شام چاند رات شمار ہو گی اور ۴ مارچ ۸ ذی الحجہ کی بجائے ۹ ذی الحجہ قرار دے کر یوم الحج کہہ دیا جائے گا ساتھ ہی ۵ مارچ ۲۰۰۱ کو 9 ذی الحجہ یوم عرفہ کو یوم النحر کا حکم لگا دیا جائے گا اور لاکھوں قربانیاں وقت سے ایک روز پہلے ذبح کر دی جائیں گی کسی نے خوب کہا تھا کہ

تو مشق ناز کر خون دو عالم میری گردن پر

معزز علمائے کرام، حجاج کرام اور اہل علم حضرات ذرا سوچیں، اللہ کی رضا کو پیش نظر رکھ کر سوچیں، کیا ہماری عبادت روزے شب قدر، قربانیاں اور ایک ایک یا دو دن پیشگی، قبل از وقت کسی یہودی سازش کے تحت تو نہیں ہو رہے؟ کیا ۸/۷ ذی الحجہ کو عرفات میں (۹ سمجھ کر) حاضری اور شام کو واپسی اسلامی حج کہلا سکتا ہے، کیا ۹/۸ ذی الحجہ کو (۱۰ ذی الحجہ سمجھ کر) کی جانیوالی قربانیاں عنداللہ قبول ہیں؟ کیا عالم اسلام پر مصائب و آلام انہیں غلطیوں، کوتاہیوں اور یہود و نصاریٰ اور ہنود کے نظام روایت حلال کی پیروی سے بوجہ عدم مقبولیت اور بوجہ نافرمانی رسول علیہ اسلام تو نہیں؟

اہل علم حضرات کی تحقیق کے لئے نقشہ روایت ہلال سولہ ماہ یعنی رمضان ۱۴۲۱ھ تا ذی الحجہ ۱۴۲۲ھ ہمراہ حاضر ہے۔ پڑتال کیجئے چاند خود دیکھئے والله الهادی الیٰ سواء السبیل

اوروں کی طرف پھینکو ہو گل بلکہ ثمر بھی

اے خانہ بر انداز چمن کچھ تو ادھر بھی

نقشہ رویت ہلال رمضان المبارک 1421ھ سے ذوالحجہ 1422ھ تک

اجتماع شمس و قمر کی تاریخ اور وقت	تاریخ قران والی شام چاند کی عمر	اگلی شام چاند کی عمر بمقام کراچی	مسیحی مہینے کی تاریخ اور چاند کی پہلی	ایام ماہ پاکستان میں	سعودی نظام میں رویت کی امکانی تاریخ (اول ماہ)	مصری نظام میں رویت کی امکانی تاریخ (اول ماہ)	دیگر کوائف اور تبصرہ/امکانات
۲۶-۱۱-۲۰۰۰ ۴-۱۲ صبح	۱۳-۳۰ گھنٹے	۲۷-۱۱-۲۰۰۰ ۳۷-۳۰ گھنٹے	۲۸-۱۱-۲۰۰۰ پہلا روزہ	رمضان ۳۰ دن	۲۶-۱۱-۲۰۰۰ پہلا روزہ	۲۷-۱۱-۲۰۰۰ پہلا روزہ	چاند پیدا ہی نہیں ہوا تو نظر کیسے آئے گا؟ سعودیہ میں ۲۵ کی شام اعلان کا امکان
۲۵-۱۲-۲۰۰۰ ۲۲-۲۲ بجے رات	منفی ۴-۳۰ گھنٹے ۲۶ دسمبر کی شام عمر ساڑھے انیس گھنٹے	۲۷-۱۲-۲۰۰۰ ۴۳-۳۰ گھنٹے	۲۸-۱۲-۲۰۰۰ اول شوال - عید الفطر	شوال ۲۹ دن	۲۶-۱۲-۲۰۰۰	۲۷-۱۲-۲۰۰۰	۲۵ دسمبر بوقت مغرب، سورج گرہن ہے - چاند نظر آنا ممکن نہیں
۲۴-۱-۲۰۰۱ ۱۸-۰۷ شام	صرف ۰۰-۰۶ گھنٹے	۲۵-۱-۲۰۰۱ ۲۴ گھنٹے ۶ منٹ	۲۶-۱-۲۰۰۱ اول ذی قعدہ	ذی القعدہ ۳۰ دن	۲۵-۱-۲۰۰۱	۲۵-۱-۲۰۰۱	۲۴ جنوری وقت مغرب سورج گرہن چاند ناقابل رویت چاند کی عمر ۶ منٹ
۲۳-۲-۲۰۰۱ ۱۳-۲۱ بعد دوپہر	۵ گھنٹے ۱۲ منٹ	۲۴-۲-۲۰۰۱ ۲۹ گھنٹے ۱۲ منٹ	۲۵-۲-۲۰۰۱ اول ذوالحجہ ۵ مارچ عرفہ ۶ مارچ قربانی ۱۴۲۱ھ سال ختم	ذی الحجہ ۳۰ دن	۲۴-۲-۲۰۰۱ (۲۳ فروری کی شام صرف سوا پانچ گھنٹے کا چاند نظر آنا ممکن ہی نہیں)	۲۴-۲-۲۰۰۱	۲۳ فروری سوا پانچ گھنٹے عمر کا چاند، رویت ناممکن، حجاج کرام اور اہل علم حضرات نام ہے - کوشش کریں چاند نہ ملے گا - ۲۴ فروری کو اول ذی الحجہ کیسے؟
۲۵-۳-۲۰۰۱ ۰۶-۲۱ صبح	۱۲ گھنٹے ۲۷ منٹ	۲۶-۳-۲۰۰۱ ۳۶ گھنٹے ۲۷ منٹ	۲۷-۳-۲۰۰۱ اول محرم الحرام	محرم ۲۹ دن	۲۶-۳-۲۰۰۱ ۲۵-۳-۲۰۰۱	۲۶-۳-۲۰۰۱	چاند اسے ہم کو نیا ہجری سال مبارک ہو
۲۳-۴-۲۰۰۱ ۲۰-۲۶ شام	منفی ۱ گھنٹہ ۲۶ منٹ	۲۴-۴-۲۰۰۱ ۲۲ گھنٹے ۴۳ منٹ	۲۵-۴-۲۰۰۱ اول صفر المظفر	صفر ۳۰ دن	۲۴-۴-۲۰۰۱	۲۴-۴-۲۰۰۱	چاند کی پیدائش سے ڈیڑھ گھنٹہ پہلے چاند نظر آجانا یقیناً شہادت کاذبہ ہے
۲۳-۵-۲۰۰۱ ۰۷-۴۷ بجے صبح	۱۱ گھنٹے ۲۸ منٹ	۲۴-۵-۲۰۰۱ ۳۵ گھنٹے ۲۸ منٹ	۲۵-۵-۲۰۰۱ اول ربیع الاول	ربیع الاول ۲۹ دن	۲۴-۵-۲۰۰۱	۲۴-۵-۲۰۰۱	۲۳ مئی کی شام ۱۱-۲۸ گھنٹے کا چاند بمشکل نظر آسکتا ہے - شہادت کو پرکھیں

۲۱-۶-۲۰۰۱ ۵۸-۱۶ شام	صرف ۳۰ گھنٹے	۲۶-۶-۲۰۰۱ ۲۶ گھنٹے ۳۰ منٹ	۲۳-۶-۲۰۰۱ اول ربیع الثانی	ربیع الثانی ۳۰ دن	۲۲-۱-۲۰۰۱	۲۲-۶-۲۰۰۱	اڑھائی گھنٹے کا چاند آنکھوں سے نظر آنا تو ممکن نہیں، اہل علم و نظر کوشش فرما دیکھیں
۲۱-۷-۲۰۰۱ ۳۵-۰۰ قبل سحر	۱۸ گھنٹے ۱۴ منٹ	۲۲-۷-۲۰۰۱ ۴۲ گھنٹے ۱۴ منٹ	۲۳-۷-۲۰۰۱ اول جمادی الاولی	جمادی الاولی ۲۹ دن	۲۱-۷-۲۰۰۱	۲۲-۷-۲۰۰۱	چاند ابھی پچھلے ماہ کی آخری منزل میں ہے ۲۰ کی شام رویت کیسے ہو سکتی ہے؟
۱۹-۸-۲۰۰۱ ۵۵-۰۷ صبح	۱۱ گھنٹے ۱۱ منٹ	۵۲۰-۸-۲۰۰۱ ۳ گھنٹے ۱۱ منٹ	۲۱-۸-۲۰۰۱ اول جمادی الثانیہ	جمادی الثانیہ ۲۹ دن	۲۰-۸-۲۰۰۰ یا ۱۹-۸-۲۰۰۱	۲۰-۸-۲۰۰۱	سعودی عرب میں قبل طلوع آفتاب قران نیرین کو پہلی شمار کیا جا رہا ہے۔
۱۷-۹-۲۰۰۱ ۲۷-۱۵ شام	۳ گھنٹے ۹ منٹ	۱۸-۹-۲۰۰۱ ۲۷ گھنٹے ۹ منٹ	۱۹-۹-۲۰۰۱ اول رجب	رجب ۳۰ دن	۱۸-۹-۲۰۰۱	۱۸-۹-۲۰۰۱	مصری نظام میں قبل غروب شمس قران پر چاند رات شمار کرتے ہیں۔
۱۷-۱۰-۲۰۰۱ ۲۴-۰۰ قبل فجر	۱۷ گھنٹے ۲۴ منٹ	۱۸-۱۰-۲۰۰۱ پونے ۴۲ گھنٹے	۱۹-۱۰-۲۰۰۱ اول شعبان	شعبان ۲۹ دن	۱۷-۱۰-۲۰۰۱	۱۸-۹-۲۰۰۱	۱۶ اکتوبر کی شام چاند پچھلے ماہ کی آخری منزل میں ہے۔ رویت کا امکان نہیں
۱۵-۱۱-۲۰۰۱ ۴۰-۱۱ دوپہر	۶ گھنٹے ۷ منٹ	۱۶-۱۱-۲۰۰۱ ۳۰ گھنٹے ۷ منٹ	۱۷-۱۱-۲۰۰۱ اول رمضان المبارک	رمضان المبارک ۳۰ دن	۱۶-۱۱-۲۰۰۱	۱۶-۱۱-۲۰۰۱	چھے گھنٹے عمر کا چاند، رویت ناممکن، عرب ممالک میں ۱۵ کی شام تراویح شروع
۱۵-۱۲-۲۰۰۱ ۴۵-۰۱ قبل سحر	۱۶ گھنٹے	۱۶-۱۲-۲۰۰۱ پورے ۴۰ گھنٹے	۱۷-۱۲-۲۰۰۱ اول شوال (تمام عالم اسلام کو عید الفطر مبارک ہو!)	شوال ۲۹ دن پورے [illegible] چاند [illegible]	۱۵-۱۲-۲۰۰۱ (۵) ستمبر ۲۰۰۱ روزوں، شعبدہ، قربانی اور حج کی کیا ذاتیں!	۱۵-۱۲-۲۰۰۱ ۱۶-۱۲-۲۰۰۱	بعد نصف شب کا چاند، سورج گرہن بھی، چاند تو ۱۵ دسمبر کی شام بھی دکھائی دینے کی عمر کو نہیں پہنچا
۱۳-۱-۲۰۰۲ ۳۰-۱۸ شام	منفی ۴۴ منٹ	۱۴-۱-۲۰۰۲ ۲۳ گھنٹے ۳۰ منٹ	۱۵-۱-۲۰۰۲ اول ذی القعدہ	ذی القعدہ ۳۰ دن	۱۴-۱-۲۰۰۲	۱۴-۱-۲۰۰۲	چاند ابھی پیدا ہی نہیں ہوا، ۱۳ کی شام رویت کا دعوی شہادت کاذبہ ہی ہو سکتی ہے۔
۱۲-۲-۲۰۰۲ ۴۱-۱۲ دوپہر	۵ گھنٹے ۲۵ منٹ	۱۳-۲-۲۰۰۲ ۲۹ گھنٹے ۵۴ منٹ	۱۴-۲-۲۰۰۲ اول ذی الحجہ ۵ مارچ کی شام ہجری سال ختم ۱۴۲۳ھ کا آغاز مبارک ہو۔	ذی الحجہ ۳۰ دن عالم اسلام کو نیا سال ہجری مبارک!	۱۳-۲-۲۰۰۲ یوم قربانی بمطابق ۲۳ فروری غروب ممالک میں ۲۲ فروری کو امکان ہے۔	۱۳-۲-۲۰۰۲	پونے ۶ گھنٹے کا عمر کا چاند نظر آنا ناممکن۔ خوب تلاش کیجئے نہیں مل سکے گا۔

علم و ہیئت الافلاک علم غیب یا طلسماتی علم نہیں بلکہ یہ علم حساب اور ریاضی کی ایک شاخ ہے، نیو مون سسٹم میں چاند نظر نہیں آیا کرتا کیونکہ اس وقت وہ سورج کی تیز شعاعوں کی زد میں ہوتا ہے علمائے اسلام سے نہایت ادب سے درخواست ہے کہ وہ اس عنوان پر مل بیٹھ کر سوچیں ہمارا مقصود اللہ کی رضا کے سوا کچھ نہیں۔ آپ حضرات سوچیں کیا ہماری عبادات، روزے، قربانیاں اور حج ایک دو دن پیشگی کسی یہودی سازش کے تحت تو نہیں ہو رہے؟؟؟ کیا آٹھ (یا سات) ذی الحجہ کو (بجائے ۹ کے) کیا جانے والا حج، اسلامی حج کہلا سکتا ہے؟ کیا آٹھ یا نو ذی الحجہ کو (۱۰ ذی الحجہ قرار دے کر) کی جانے والی قربانیاں عند اللہ مقبول ہیں؟؟؟ کیا عالم اسلام پر مصائب و آلام انہی غلطیوں، کوتاہیوں اور یہود و نصاریٰ و ہنود کے نظام رویت ہلال کی پیروی سے بوجہ عدم مقبولیت اور بوجہ نافرمانی رسول صلی اللہ علیہ وسلم تو نہیں؟